# امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ

تحریر : عبدالرشید عراقی

(گزشتہ سے پیوستہ)

## تصانیف

امام بخاری کی تمام تصنیفات ایک علمی و تحقیقی ذخیرہ ہیں۔ان کی مجمل فہرست یہ ہے :

(۱) الجامع الصحیح (صحیح البخاری) (۲) الادب المفرد (۳) التاریخ الکبیر (۴) التاریخ الاوسط (۵) التاریخ الصغیر (٦) خلق افعال العباد (۷) جزء رفع الیدین (۸) قراءۃ خلف الامام (۹) بر الوالدین (۱۰) کتاب الضعفاء (۱۱) الجامع الکبیر (۱۲) التفسیر الکبیر (۱۳) کتاب الاشربہ (۱۴) کتاب الھبہ (۱۵) کتاب المبسوط (۱٦) کتاب الکنی (۱۷) کتاب العلل (۱۸) کتاب الفوائد (۱۹) کتاب المناقب (۲۰) اسامی الصحابہ (۲۱) کتاب الوجدان (۲۲) قضایاالصحابہ والتابعین (۲۲) کتاب الرقاق{۱٦}

## امام بخاری کی وفات

امام بخاری کو حاکم بخارا خالد بن احمد ذہلی نے اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ آپ میرے بچوں کو گھر آکر درس دیا کریں۔ امام صاحب نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا' آپ اپنے بچوں کو میرے درس میں بھیجا کریں۔ حاکم بخارا نے دوبارہ آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اس طرح کرلیں کہ جب میرے بچے آپ سے سبق پڑھیں تو کوئی دوسرا طالب علم وہاں موجود نہ ہو۔ امام صاحب نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا' سب طالب علموں کے ساتھ آپ کے بچے بھی درس لیں۔ حاکم بخارا نے اس کو اپنی توہین سمجھا اور آپ کے خلاف ہو گیا۔ چنانچہ اس نے آپ کے خلاف سازش کی اور آپ پر یہ الزام لگایا کہ آپ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں' چنانچہ اس غلط الزام کی تشہیر کی گئی اور بخارا میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ حاکم

بخارا نے آپ کی جلاوطنی کا حکم دے دیا۔ چنانچہ امام صاحب بخارا سے نکل کر سمرقند پہنچے۔ یہاں آپ نے شوال ۲۵۶ھ چاند رات انتقال کیا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۶۲ سال تھی۔ {۱۷}

## صحیح بخاری

امام بخاری کی تصنیفات میں الجامع الصحیح یعنی صحیح بخاری سب سے مہتم بالشان تصنیف ہے۔ اس کتاب کا پورا نام "الجامع المسند الصحیح من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وایامہ" ہے۔ اس کتاب کی تصنیف سے امام بخاری کو امام المحدثین اور امیرالمومنین فی الحدیث کے القاب دیئے گئے۔ اور اس تصنیف سے امام صاحب کو جو مقبولیت اور قدر و منزلت ملی ہے وہ کسی اور محدث اور امام کو ان کو اپنی کسی تصنیف سے حاصل نہیں ہوئی۔ امام صاحب نے یہ مقدس کتاب ۱۶ سال میں مکمل کی اور جس وقت امام صاحب نے اس کتاب کی تالیف کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۳ سال کی تھی۔ {۱۸}

## صحیح بخاری کی تالیف میں اہتمام

امام بخاری نے اس کتاب کی تالیف میں ۱۹ سال صرف کیے۔ اور اس کو مسجد حرام میں تصنیف کیا۔ اس مبارک کتاب کو آپ نے ۶ لاکھ احادیث سے انتخاب کیا۔ {۱۹}

## صحیح بخاری کی مقبولیت

صحیح بخاری کو جو مقبولیت حاصل ہوئی اس کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ حافظ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ

> "کتاب اللہ کے بعد ان دونوں کتابوں (بخاری و مسلم) کا درجہ ہے۔ پھر صحیح بخاری کا مرتبہ صحت اور کثرتِ فوائد کے لحاظ سے ممتاز و مقدم ہے"۔ {۲۰}

اور امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ "جو شخص اس کتاب کی عظمت کا قائل نہ ہو وہ مبتدع ہے اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے"۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قسم کھا

کر فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کو جو مقبولیت و شہرت حاصل ہوئی اس سے زیادہ کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔{۲۱}

## صحیح بخاری کا مقصد و مقصودِ اعظم

صحیح بخاری صرف حدیث ہی کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں تفسیر بھی ہے' فقہ و استدلال کے عمدہ نمونے بھی ہیں اور دقیق متکلمانہ بصیرت بھی۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :

> "امام بخاری نے پوری کتاب میں صحت کا التزام رکھا ہے اور اس میں صرف احادیث صحیحہ لائے ہیں اور اس کے ساتھ فقہی مسائل اور حکیمانہ نکتوں کا بھی لحاظ رکھا ہے۔ متون احادیث سے بہت سے معانی استنباط فرماتے ہیں' جو مناسب طریقہ سے پوری کتاب میں موجود ہیں' آیات احکام کی طرف پوری توجہ دیتے ہیں اور اس میں عجیب و غریب معانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں"۔ {۲۲}

اور حکیم الامت شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ

> "امام بخاری کی اصل غرض و غایت احادیث کے ذخیرے میں سے صحیح و مستفیض و متصل کا انتخاب ہے اور فقہ و سیرت اور تفسیر کو بھی استنباط کیا ہے۔ اور اخذ حدیث میں انہوں نے جو شرائط مقرر کی ہیں وہ بدرجہ کمال پوری کی ہیں"۔ {۲۳}

## کتب احادیث میں صحیح بخاری کا مرتبہ و مقام

جمہور علمائے حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیح بخاری کو صحاح ستہ اور تمام کتب احادیث پر فوقیت اور ترجیح حاصل ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ صحیح بخاری صحت اور دیگر شواہد کے لحاظ سے صحیح مسلم پر فائق ہے۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ صحیح بخاری کا صحیح مسلم یا کوئی اور کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بخاری و مسلم اور موطا امام مالک کی احادیث نہایت صحیح ہیں اور موطا کی اکثر روایات مرفوعہ صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ امام دار قطنی فرماتے ہیں : اگر بخاری نہ ہوتے تو مسلم کا وجود نہ ہوتا۔{۲۴}

## تعداد روایات

علامہ نووی اور ابن صلاح کے نزدیک صحیح بخاری کی روایات کی تعداد تکرار کے ساتھ ۷۲۷۵ ہے اور عدم تکرار کے ساتھ ۴۰۰۰۔ اور حافظ ابن حجر کے نزدیک روایات مرفوعہ کی تعداد ۷۳۹۷ ہے' متابعات و تعلیقات کی تعداد ۱۳۴۱ ہے' موقوفات صحابہ و مقطوعات تابعین کی تعداد ۳۴۱ ہے۔ {۲۵}

## صحیح بخاری کے حواشی و شروح

صحیح بخاری کی اہمیت و مقبولیت کی بنا پر ہر دور کے علماء نے اس کے شروح و حواشی لکھے اور اس سے صحیح بخاری کے جلیل القدر اور بلند پایہ ہونے کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ صحیح بخاری کی شروح کی ایک فہرست مولانا عبدالسلام مبارکپوری نے اپنی کتاب سیرۃ البخاری میں درج کی ہے' جس کی تعداد ۱۴۵ ہے اور یہ فہرست بھی نامکمل ہے۔ تاہم صحیح بخاری کی مشہور شروح حسب ذیل ہیں :

(۱) فتح الباری' شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی
(۲) عمدۃ القاری' علامہ بدرالدین عینی
(۳) ارشادالساری' علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی
(۴) عون الباری' محی السنۃ مولانا نواب صدیق حسن خان قنوجی
(۵) فیض الباری' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری
(۶) تیسیر الباری' مولانا وحید الزمان حیدر آبادی
(۷) فضل الباری' مولانا ابوالحسن محمد سیالکوٹی
(۸) حاشیہ صحیح بخاری' مولانا احمد علی سہارن پوری
(۹) حاشیہ صحیح بخاری' مولانا عزیز زبیدی

## مختصر تعارف فتح الباری

فتح الباری حافظ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے۔ اور اس شرح کے بارے میں مشہور مقولہ "لا ھجرۃَ بعد الفتح" بولا جاتا ہے۔ علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ بخاری

کی شرح کا دَین (قرض) امت پر باقی ہے' حالانکہ علامہ ابن خلدون کے عہد تک کئی شروح بخاری کے کئے جا چکے تھے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ صحیح بخاری کے وہ نکات جو فنِ حدیث اور رجال کے متعلق ہیں یا وہ تدقیقاتِ فقہیہ جو تراجم ابواب سے تعلق رکھتے ہیں ان پر آج تک کسی نے محققانہ بحث نہیں کی۔ اس شرح کے بعد حافظ سخاوی لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری لکھ کر امت پر جو قرض تھا وہ ادا کر دیا ہے۔

فتح الباری میں حافظ ابن حجر نے ان نکات پر جو فن رجال یا تراجم ابواب کی تدقیقات سے متعلق ہیں محققانہ بحث کی ہے اور حدیث کے مختلف طرق کو جمع کیا ہے جس سے حدیث کے کسی ایک احتمال یا اعراب کی تعیین ہو جاتی ہے۔ اور کسی نے یہ صحیح کہا ہے کہ "کلّ من جاء بعدہٗ فھو عیالہٗ" یعنی جو بھی ان کے بعد آیا انہی کی تحقیقات کا خوشہ چیں رہا۔ {۲۶}

## حواشی

{۱۶} ضیاء الدین اصلاحی' تذکرۃ المحدثین' ج ۱' ص ۲۱۲
{۱۷} ابن حجر۔ مقدمہ فتح الباری' ص ۴۹۴
{۱۸} ابن خلکان۔ وفیات الاعیان' ج ۲' ص ۳۳۵
{۱۹} عبد السلام مبارکپوری' سیرۃ البخاری' ص ۱۸۶
{۲۰} ابن صلاح' مقدمہ ابن صلاح
{۲۱} شاہ ولی اللہ' حجۃ اللہ البالغہ' ج ۱' ص ۲۹۷
{۲۲} ابن حجر۔ مقدمہ فتح الباری' ص ۴۹۳
{۲۳} شاہ ولی اللہ' حجۃ اللہ البالغہ' ج ۲' ص ۲۱۵
{۲۴} نووی' مقدمہ شرح صحیح مسلم' ص ۱۱۔ ابن کثیر' البدایہ والنہایہ' ج ۱۱' ص ۲۸۔ شاہ عبد العزیز دہلوی' عجالہ نافعہ' ص ۶۔ شبیر احمد عثمانی' مقدمہ فتح الملہم
{۲۵} سیوطی' تدریب الراوی' ص ۳۰۔ ابن حجر' مقدمہ فتح الباری' ص ۴۶۵
{۲۶} عبد السلام مبارکپوری' سیرۃ البخاری' ص ۲۰۵۔ ابن خلدون' مقدمہ ابن خلدون۔ حافظ سخاوی' الضوء اللامع' ص ۱۲۔ خطیب قسطلانی' ارشاد الساری' ص ۳۶